اسلام کے نظامِ زکوٰۃ اور اسکے روحانی، اخلاقی اور معاشرتی اثرات پر ایک تفصیلی شذرہ سپردِ قلم کریں۔

تعارف:-

اسلام میں زکوٰۃ کو فرض قرار دیا گیا اور سادہ سی اسلام نے اپنا نظام زکوٰۃ قائم کر کے رہتی دنیا کے لئے عملی نمونہ پیش کیا۔ اسلام کے نظام زکوٰۃ میں ہر طرح کے مسائل بیان کر دیئے گئے مثلاً کس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے اور کس کو نہیں اور کتنی زکوٰۃ دینی چاہیے۔ اسلام کے نظام زکوٰۃ پر عمل کر کے بہت سے مثبت اثرات پیدا ہو سکتے ہیں جیسا کہ معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ فلاحی ریاست کا قیام اور سودی نظام معیشت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے اندر سے دولت کی محبت ختم ہوتی ہے اور اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ معاشرے میں انسانیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو کہ ایک ~~محبت~~ ~~محبت~~ صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔

اسلام کا نظامِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کا مفہوم:

زکوٰۃ کے معنی مال کو پاک، صاف

تاریخ: ___/___/___

کرنا کے ہیں۔ یعنی اسلام کے مطابق جب کسی جمع شدہ شے پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے تو اس میں سے کچھ حصہ نکال کر غریبوں، محتاجوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

قرآن کی روشنی میں زکوٰۃ:

زکوٰۃ ۲ ہجری میں فرض کی گئی۔ اسکا مقصد معاشرے میں امیر اور غریب کے درمیان توازن رکھنا تھا۔ یعنی امیر اپنی دولت میں غریب کو دے تاکہ انکا گزر بسر بھی ہو سکے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 43 میں ارشاد ہے کہ،

واقیموا الصلوۃ واٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین ٥

ترجمہ:

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور سجدہ کرنے والوں کے ساتھ سجدہ کرو۔"

سورۃ النور آیت نمبر 56 میں ارشاد ربانی ہے کہ،

واقیموا الصلوۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول ٥

ترجمہ:

"پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔"

Scanned with CamScanner

اسلام میں زکوٰۃ کے مصارف

اسلام میں زکوٰۃ کے مصارف یعنی جن لوگوں کو زکوٰۃ کی رقم یا اشیاء دی جاسکتی ہیں سورۃ التوبہ آیت نمبر 60 میں یوں بیان کی گئی

"بے شک زکوٰۃ محض غریبوں اور محتاجوں اور وہ لوگ جو زکوٰۃ کو اکٹھی کرتے ہیں اور وہ جن کے دل میں اسلام کی الفت ڈالنا مقصود ہو اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اور مقروض کا قرض اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر پر۔ یہ اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور بے شک اللہ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے۔"

یعنی قرآن میں مصارفِ زکوٰۃ تفصیل میں بیان کر دیئے گئے۔ اس کے بعد کسی قسم کی تنگی کی گنجائش نہیں بچتی ہے۔ اور جن لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی ان میں ہسپتالوں اور مساجد کو، ماں باپ کو، اولاد کو، غیر مسلم کو انہیں زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

اسلام میں زکوٰۃ کا نصاب

اسلام میں زکوٰۃ کے نصاب کی بھی وضاحت کر دی گئی کہ کتنے مال و دولت پر کتنی زکوٰۃ نکالنی چاہئے

تاریخ: ___/___/___

زیورات یا قیمتی پتھر ساڑھے سات تولے سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی پر اڑھائی فیصد زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ

مال و دولت تجارت تجارت کے مال پر اڑھائی فیصد سال میں ایک دفعہ۔

مال مویشی پانچ اونٹ، تیس گائے اور چالیس بکریوں پر ایک بکری کی زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

زرعی پیداوار بارانی زمین پر فی پیداوار دس فیصد جبکہ مصنوعی طریقے سے آبپاشی ہونے والی زمین پر فی پیداوار پانچ فیصد ہے

معدنی دولت

معدنی دولت چونکہ حکومت کی دولت ہوتی ہے تو ہر دفعہ نکالنے پر 20 فیصد زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے۔

زکوٰۃ کے اثرات

روحانی اثرات:

زکوٰۃ ادا کرنے سے بہت سے روحانی اثرات ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

1. روح کی پاکیزگی:

زکوٰۃ انسان کی روح کو پاکیزہ کرتی

تاریخ: ___/___/___

ہے۔ انسان سے کا تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی مال و دولت میں سے غریبوں کا حصہ نکالتا ہے تو اسکی روح پاکیزہ ہو جاتی ہے۔

سورۃ التوبہ آیت نمبر 103 میں ارشاد ہے کہ

"اے نبی! ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لی جئیے تاکہ ان کی روح پاکیزہ اور اعمال ان کا تزکیہ ہو۔"

2۔ مادہ پرستی کا خاتمہ:

زکوٰۃ انسان کے اندر سے مال و دولت کی محبت کو ختم کرتی ہے۔ وہ اللہ کی رضا کی خاطر اپنی محنت سے کمائی گئی دولت میں سے غریبوں کا حصہ نکالتا ہے۔ حالانکہ انسان کو سب سے عزیز اس کی دولت ہے۔ جیساکہ حضور ﷺ نے فرمایا مال و دولت کی محبت فتنہ ہے۔ لیکن زکوٰۃ ادا کر کے اس فتنے سے نجات ملتی ہے۔ سورۃ الحشر آیت نمبر 9 میں ارشاد ہے

"اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچائے گئے سو وہ کامیاب ہو گئے۔"

3۔ اللہ تعالیٰ کا قرب:

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے اندر سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ اللہ نے صاحب

استطاعت لوگوں پر فرض کی ہے جس پر عمل کر کے انسان اللہ کا حکم بجا لاتا ہے اور اس طرح اللہ کے قربت حاصل ہوتی ہے سورۃ آل عمران آیت نمبر 92 میں ارشاد ہے

"اور تم نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اپنی ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہوں"

اخلاقی اثرات

زکوٰۃ کے بہت سے اخلاقی اثرات بھی ہیں جن میں سے چند ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔

1۔ جرائم کے خلاف ڈھال:

جب زکوٰۃ غریبوں کو ادا کی جاتی ہے تو ان کی ضروریات بھی پوری ہوتی ہیں اور انکی غربت بھی ختم ہوتی ہے۔ اس طرح وہ جرائم سے یعنی غلط طریقے سے دولت کمانے سے گریز کرتے ہیں اور معاشرہ برائی سے بچا رہتا ہے اس طرح معاشرے کی فلاح کے لیے زکوٰۃ کا نظام قائم کرنا بہت ضروری ہے

2۔ انسانیت کا جذبہ:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسانوں کے درمیان ایک دوسرے کے لیے بھلائی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے دوسرے مسلمان کی تکلیف اپنی محسوس ہوتی ہے اس طرح معاشرے

تاریخ: ___/___/___

میں ایک دوسرے کے لیے خیال پیدا ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ

"وہ مومن نہیں جو خود تو سیر ہو کر کھائے لیکن اس کا بھائی بھوکا رہ جائے۔"

3۔ عاجزی و انکساری:

امیر جب اپنی مال و دولت میں سے زکوٰۃ کا حصہ غریبوں کو دیتا ہے تو اس کے اندر عاجزی و انکساری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ مانتا ہے کہ یہ ساری نعمتیں اور دولت اللہ کی طرف سے دی گئی ہے اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے۔ اور اسی لیے وہ اللہ کے حکم کو مان کر غریبوں میں اس کا حصہ تقسیم کرتا ہے۔

معاشرتی اثرات

1۔ غربت کا خاتمہ:

جب امیر اپنی مال و دولت میں سے کچھ حصہ غریبوں میں تقسیم کرتا ہے تو معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ سب کی ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ

"اللہ نے ان پر زکوٰۃ اس لئے فرض کی ہے کہ ان کے امراء سے لی جائے اور غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔"

تاریخ: ___/___/___

2. مال و دولت کی گردش :-

زکوٰۃ کی ادائیگی سے دولت گردش میں رہتی ہے۔ جس معاشرے میں زکوٰۃ کا نظام کا فقدان ہوتا ہے وہاں دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو کر رہ جاتی ہے جبکہ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت امیر اور غریب کے درمیان گردش میں رہتی ہے سورۃ الحشر آیت نمبر 7 میں ارشاد ہے کہ

"اور تاکہ دولت تم دولت مندوں کے مابین ہی گردش میں نہ رہے"

3. فلاحی ریاست کا قیام:

زکوٰۃ ادا کرنے سے غریبوں کو اپنا حصہ ملتا رہتا ہے۔ اس طرح دولت چند ہاتھوں میں جمع ہونے کی بجائے معاشرے میں ہر فرد کو اپنا حصہ ملتا ہے۔ زکوٰۃ غربت کو ختم کرتی ہے۔ اس طرح فلاحی ریاست کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں کوئی بھوکا نہیں رہتا۔ حدیث میں ہے کہ

جو قوم زکوٰۃ سے انکار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اسے بھوک اور قحط سالی میں مبتلا کر دیتی ہے

4. افراطِ زر کا خاتمہ:

زکوٰۃ کا نظام قائم کرنے سے افراطِ زر کا خاتمہ ہوتا ہے اور غریب تک اس کا حق پہنچ جاتا ہے

Scanned with CamScanner

تاریخ: ___/___/___

اسی لیے حدیث میں آتا ہے کہ

قریب ہے کہ غریبی کفر ہو جائے۔

۵۔ زکوٰۃ سرمایہ کاری کا سبب:-

زکوٰۃ کی وجہ سے دولت چند لوگوں تک محدود ہونے کی بجائے پورے معاشرے میں پھیلتی ہے تو اس وجہ سے سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے جس سے ہر غریب کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور دولت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اگر جمع رہے گی تو کچھ عرصے میں وہ دولت ختم ہو جائے گی۔

سورۃ التوبہ آیت نمبر 34 میں ارشاد ہے کہ

ان لوگوں کو شدید عذاب کی وعید سنا دیجیئے جو سونا اور چاندی کو ذخیرہ کر کے رکھتے ہیں۔

خلاصہ بحث:-

اس ساری بات کرنے کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام کا نظامِ زکوٰۃ انسان پر روحانی اور اخلاقی اثرات کے ساتھ ساتھ معاشرتی فوائد بھی دیتا ہے۔ جس سے چند مخصوص لوگوں کی ترقی کی بجائے پورے معاشرے کی ترقی ہوتی ہے جیسا کہ پروفیسر عبدالحمید نے کہا ہے کہ "**زکوٰۃ میں دولت کی تقسیم نو کا خود کار نظام پایا جاتا ہے۔**"

Scanned with CamScanner